بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

فروری کے پہلے ہفتے میں وزیر امور مذہبی مولانا کوثر نیازی کی سرکردگی میں اوقاف کانفرس ہوئی۔ اس کانفرنس میں متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ ایک فیصلہ یہ کیا گیا کہ بزرگوں کے مزارات پر ہفتہ‌وار مجالس ذکر کا اہتمام کیا جائے گا، اور ان مجالس کے لئے لٹریچر ادارۂ تحقیقات اسلامی تیار کرے گا۔ اپنے بزرگوں سے عقیدت مسلمانوں کی گھٹی میں ہے۔ اور زیارت‌القبور عبرت پذیری کے لیے‌مشروع ہے۔ لیکن پیشہ ور مجاوروں اور سجادہ نشینوں نے مزارات سے لوگوں کی عقیدت کا غلط فائدہ اٹھایا۔ نہ صرف اسے کمائی کا ذریعہ بنایا، بلکہ رفتہ رفتہ ایسی رسوم و بدعات سیئہ کو رواج دیا جو کھلی ہوئی گمراہی کے ضمن میں آتی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں کچھ اور چیزوں کا اضافہ بھی ہوگیا۔ رسوم و بدعات غلط اور گمراہ کن سہی پھر بھی ان میں مذہب کا کسی نہ کسی درجے میں اچھا برا تصور تو موجود ہوتا ہے۔ لیکن ان کے علاوہ بہت سی ایسی چیزیں بھی رائج ہوگئیں جن کا مذہب سے دور پرے کا واسطہ نہیں۔ طرح طرح کے خرافات اور بیہودہ مشاغل رواج پاگئے جو نہ صرف یہ کہ اخلاقی بے راہ روی کے ذیل میں آتے ہیں بلکہ مزارات کے تقدس اور احترام کے سراسر منافی بھی ہوتے ہیں۔ کھیل تماشا، ناچ گانا، تھیٹر، سرکس اور نجانے کیا کیا ناشائستہ حرکات ان مزاروں پر ہونے لگیں۔ ہمارے معاشرے میں لھو و لعب کے مراکز کی پہلے ہی کمی نہیں۔ اگر مقدس مقامات بھی ان سے محفوظ نہ رہیں گے تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے۔ دور جاہلیت میں کفار و مشرکین نے اپنی عبادات کو بھی کھیل تماشا بنا ڈالا تھا۔ قرآن مجید نے اس کی طرف اشارہ

کیا ہے۔ ماکان صلاتھم عندالبیت الا مکاءً وتصدیة ۔ خانہ خدا کے پاس ان کی نماز نہ تھی مگر سیٹی اور تالی بجانا۔ اگر ہم نے معاشرے میں موجود ان غلط رجحانات کا بر وقت سدباب نہ کیا تو یہ وبا متعدی ہوکر خدانخواستہ العیاذ باللہ ہماری عبادت گاھوں تک پہنچ جائے گی۔ ہمارے ھاں درگاھوں اور مزارات پر جو عرس ہوتے ھیں (استثناء کے ساتھ) ان پر میلے ٹھیلے کا گمان ہوتا ہے۔ شکر ہے کہ موجودہ حکومت نے اس طرف توجہ کی۔ مولانا کوثر نیازی نے مزارات کے معاملات کی اصلاح کا جو فیصلہ کیا ہے اس میں وہ ان باتوں کی طرف بھی توجہ دیں گے۔ جس کے بعد مزارات پر اس قسم کی بیہودہ حرکات کا انسداد ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ھی کانفرنس میں درگاھوں اور مزارات کے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے کچھ مثبت تعمیری اور اصلاحی اقدامات کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ کانفرنس میں ایک مرکزی کمیٹی قائم کی گئی جو عرس کے موقع پر سیمینار منعقد کرنے اور دوسرے مفید پروگرام شروع کرانے کا اهتمام کرے گی۔

اس سلسلے کا سب سے اھم پروگرام مجالس ذکر کا انعقاد ہے۔ ذکر الہی طمانیت قلب حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب، آگاہ اللہ کے ذکر ھی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ ذکر ھی کے لئے نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اقم الصلاۃ لذکری۔ ہماری تجویز ہے کہ ابتداءً ان مجالس ذکر کا انعقاد درگاھوں اور مزارات تک محدود رکھا جائے۔ اگر یہ تجربہ کامیاب ثابت ہو اور اس کے نتائج خاطر خواہ برآمد ہوں تو بمراحل اس کو وسعت دی جائے۔ شاید اسی طرح ہماری کچھ اصلاح ہو اور معاشرہ میں سدھار کی صورت پیدا ہو۔ آج جس طرح دلوں کا سکون اٹھ گیا ہے ذکرو فکر کی ہمیں اشد ضرورت ہے۔

— — —